THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

تعمیرِ شخصیت کے نقشبندی اسالیب میں مسجد کی مرکزیت اور اس کا تربیتی کردار

The Centrality of the Mosque in Naqshbandi Methods of Character Building and Its Educational Role

Khalil Ahmad Yousufi (Corresponding author)
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Imperial College of Business Studies, Lahore
khalilahmadyousufi@gmail.com
Dr. Ghulam Mustafa Anjum
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract:
The Naqshbandi Sufi order, distinguished by its strict adherence to the Sharia and its foundational principles, has historically played a pivotal role in the socio-religious development of Muslim societies. This article explores the profound contributions of Naqshbandi Sufis to the construction and revitalization of mosques across various historical epochs. Unlike ascetic traditions that favored isolated retreats, the Naqshbandis strategically positioned the mosque at the very heart of their spiritual, educational, and social missions. By establishing monumental mosques and seamlessly integrating them with khanqahs (spiritual lodges), they transformed these sacred spaces into vibrant centers of community cohesion, spiritual purification (Tazkiyah), and rigorous Islamic education.The article examines how Naqshbandi saints mobilized local communities and resources to build religious infrastructure that served both practical and spiritual needs. Furthermore, it highlights their crucial role in revitalizing these mosques—not merely in terms of increasing physical attendance, but by cultivating an atmosphere of profound spiritual engagement through regular congregational prayers, their signature silent dhikr (remembrance), and continuous theological study circles. Through comprehensive historical analysis, this study demonstrates that the Naqshbandi commitment to mosque construction and active community settlement was instrumental in preserving orthodox Islamic identity, fostering grassroots social harmony, and ensuring the uninterrupted dissemination of Islamic teachings across diverse geographical landscapes.

Keywords: Naqshbandi Order ,Mosque Construction, Spiritual Revitalization (Abadkari),Khanqah

مساجد اللہ تبارک و تعالیٰ کی پسندیدہ جگہیں ہیں۔ تاریخِ اسلام میں زمانہ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لے کر اب تک مساجد کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔اسلام نے فرد اور معاشرہ کی تربیت و تعلیم، مسلمانوں کو باہمی منظم و مربوط کرنے، ان کی اجتماعیت قائم کرنے اور آپس کے روابط قائم اور مستحکم کرنے کا جو بہترین نظام دیا ہے۔اس کا ایک بنیادی ادارہ مسجد ہے۔ مسجد ایک طرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اور حصولِ تقرب کا ذریعہ بھی ہے۔ مسجد دراصل مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی کا ایسا محور ہے جہاں سے ان کی تمام مذہبی، اخلاقی، اصلاحی، تعلیمی، تمدنی، ثقافتی، تہذیبی، سیاسی اور اجتماعی امور کی رہنمائی ہوتی ہے اور ہونی چاہیے۔

بنیادی سوال

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

نقشبندی اسلوبِ تربیت میں مسجد کو مرکزی حیثیت کیوں حاصل ہے اور یہ فرد کی روحانی، اخلاقی اور سماجی تعمیر میں کس طرح مؤثر کردار ادا کرتی ہے؟

مسجد کا یہ کردار قرونِ اول میں پوری طرح جاری و ساری رہا، چنانچہ اس دور میں مسلمانوں کے تمام معاملات مسجد میں سرانجام دیے جاتے تھے۔ مسجد کی یہ حقیقت حضور اکرم ﷺ کے زمانے سے لے کر صدیوں بعد تک قائم رہی۔ اسلام کے مثالی دور میں مسجد عدل و انصاف کا مرکز بھی تھی۔ خود رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین اور اس دور کے تمام حکام مسجد میں بیٹھ کر عدل و انصاف کے فرائض سرانجام دیا کرتے تھے۔ تعلیم و تعلم کا سلسلہ مسجد نبوی میں صفہ سے شروع ہوا جو صدیوں تک ہر مسجد کے ساتھ قائم رہا اور کسی قدر آج بھی قائم و دائم ہے۔ مسلمانوں نے جتنے شہر اور بستیاں قائم کیں، ان میں مساجد کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔

قرآنِ مجید میں مسجد کی فضیلت و اہمیت:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ [1]

اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے۔

اس آیت میں لفظ "یَعْمُرُ" (آباد کرنا) نہایت جامع ہے، جس میں مسجد کی مادی تعمیر (سنگ و خشت) اور اس کی روحانی آبادکاری (نماز، ذکر اور علم) دونوں شامل ہیں۔ صوفیائے نقشبند کا منہج اسی آیت کی عملی تفسیر ہے، جہاں انہوں نے مساجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ان کے باطنی فروغ پر بھرپور توجہ دی۔

مساجد کی بلندی اور وہاں ہونے والے ذکرِ صبح و شام کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ [2]

ترجمہ: ان گھروں میں ہے جن کی تعظیم کرنے اور ان میں اللہ کا نام ذکر کئے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں بیوت سے مراد مساجد ہیں اور تسبیح سے مراد نمازیں ہیں، صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔[3]

مساجد میں ذکر سے روکنے اور انہیں ویران کرنے والوں کے متعلق تنبیہ فرمائی گئی:

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِيْنَ۬ؕ-لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ [4]

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی برا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ برا ہے کہ وہ تو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا ظالم ہے۔ بلاوجہ لوگوں کو مسجد میں آنے یا مسجد کی تعمیر سے روکنے والا، مسجد یا اس کے کسی حصے پر قبضہ کرنے والا، مسجد کو ذاتی استعمال میں لے لینے والا، مسجد کے کسی حصے کو مسجد سے خارج کرنے والا یہ سب لوگ اس آیت کی وعید میں داخل ہیں۔

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

احادیث مبارکہ میں مسجد کی فضیلت واہمیت:

احادیث مبارکہ میں بھی مساجد تعمیر کرنے ان کو آباد کرنے، مساجد سے محبت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ چنانچہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابْنُوا الْمَسَاجِدِ وَاتَّخِذُوها جُمًّا" مسجدیں تعمیر کرو اور انہیں محفوظ بناؤ۔ ابو بکر عبد الله بن محمد۔[5]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ عزوجل بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔[6]

جو اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

مَنْ بَنٰي اللهِ مَسْجِدًا، صَغِيْرًا كَانَ أَوْ كَبِيْرًا : بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.[7]

رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضورِ اقدس ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهُ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔[8]

جس نے مسجد اس لئے بنائی تا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ بَنَى لِلَّهِ بَيْتًا يُعْبَدُ اللَّهُ فِيهِ، مِنْ مَالٍ حَلَالٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ۔[9]

جس نے اپنے حلال مال سے وہ گھر بنایا جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے "سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب بندے کو مرنے کے بعد بھی ملتا ہے، ان میں سے ایک مسجد تعمیر کرنا ہے۔[10]

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ البِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا. وَأَبْغَضُ البِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا۔[11]

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ أَلِفَ الْمَسْجِدَ أَلِفَهُ اللهُ. جس نے مسجد کو پسند کیا اللہ تعالیٰ نے اسے پسند کیا۔[12]

اسلامی معاشرے میں مسجد کی ہمہ جہت اہمیت:

اسلامی تہذیب و تمدن میں مسجد کو محض ایک عبادت گاہ کی حیثیت حاصل نہیں، بلکہ یہ مسلم معاشرے کا وہ مرکزِ ثقل (Center of Gravity) ہے جس کے گرد مسلمانوں کی مذہبی، سماجی، تعلیمی اور سیاسی زندگی گردش کرتی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں مسجد کی اہمیت کے چند کلیدی پہلو درج ذیل ہیں:

بندگی کا مرکز اور شعائر اللہ کی علامت

قرآن کریم میں مساجد کو "بیوت اللہ" (اللہ کے گھر) قرار دے کر ان کی نسبت اپنی طرف کی گئی ہے، جو ان کے تقدس اور علوِ مرتبت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًاۙ ۔[13]

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔

یہ وہ مقام ہے جہاں بندہ اپنے خالق سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنی بندگی کا عملی ثبوت پیش کرتا ہے۔

وحدتِ ملی اور سماجی مساوات کا مظہر

مسجد وہ واحد ادارہ ہے جو طبقاتی تقسیم کو مٹا کر مساوات کا عملی درس دیتا ہے۔ ایک ہی صف میں بادشاہ اور گدا کا کھڑا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اسلام میں فضیلت کا معیار رنگ، نسل یا دولت نہیں بلکہ تقویٰ ہے۔ نمازِ باجماعت کے ذریعے مسلمانوں میں نظم وضبط، وقت کی پابندی اور باہمی ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، جو ایک مربوط معاشرے کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہیں۔

تعلیم وتربیت کا قدیم ترین گہوارہ

تاریخی طور پر مسجد ہی اسلام کی پہلی یونیورسٹی رہی ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں "صفہ" کی صورت میں مسجدِ نبوی ہی وہ مقام تھا جہاں صحابہ کرامؓ کی علمی اور فکری آبیاری کی گئی۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے صوفیائے کرام، خصوصاً نقشبندی مشائخ نے مساجد کو درسِ نظامی اور تزکیہِ نفس کے مراکز کے طور پر استعمال کیا۔ مسجد سے وابستہ علمی حلقے مسلمانوں کی فکری بقا کے ضامن ثابت ہوئے ہیں۔

تزکیہِ نفس اور روحانی بالیدگی

صوفیانہ نکتہ نظر سے مسجد "خلوت در انجمن" کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں انسان دنیا کے ہنگاموں سے کٹ کر سکونِ قلب تلاش کرتا ہے۔ مساجد کی روحانی فضا انسان کے اخلاق کی درستی اور باطنی پاکیزگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ صوفیائے نقشبند نے مسجد کے اسی پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے اسے مراقبے اور ذکرِ الٰہی کا مستقر بنایا۔

سماجی وفلاحی مرکز (Community Center)

ریاستِ مدینہ کے دور میں مسجد ہی وہ جگہ تھی جہاں اہم فیصلے کیے جاتے تھے، وفود سے ملاقاتیں ہوتی تھیں اور سماجی مسائل کا حل نکالا جاتا تھا۔ آج بھی مسجد محلے کے لوگوں کے درمیان ایک کڑی کا کام کرتی ہے، جہاں خوشی اور غمی کے مواقع پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، جس سے سماجی ہم آہنگی پروان چڑھتی ہے۔ مساجد کی اہمیت محض اینٹ اور گارے کی تعمیر تک محدود نہیں، بلکہ یہ اسلامی تشخص کی محافظ اور تہذیبی ارتقاء کا ذریعہ ہیں۔ کسی بھی خطے میں مسلمانوں کی آبادی اور ان کی مذہبی زندگی کا استحکام اس بات پر منحصر ہے کہ ان کی مساجد کتنی آباد اور متحرک ہیں۔

مسجد کی اسی اھمیت کے پیشِ نظر صوفیائے نقشبند نے بھی مساجد کے قیام کی طرف خاص توجہ دی، بہت سی مساجد قائم کیں، بعض مزارات اور خانقاہوں سے متصل ہی مساجد ہیں۔ نہ صرف مساجد کے قیام کی طرف توجہ دی بلکہ ان مساجد سے روحانی اور عبادتی تعلق کے احیاء کے لیے بھی کوشش کی۔ لوگوں کو مسلسل دعوت دی جاتی تھی اور ابھی بھی دی جاتی ہے کہ لوگ مسجد میں آکر نماز ادا کریں اور لوگوں کا تعلق مسجد سے صرف نماز کی حد تک ہی نہ ہو بلکہ مسجد کو دنیا کی بہترین جگہ سمجھتے ہوئے اپنا دل مسجد میں معلق رکھے۔ اخوت اور محبت میں اضافے کا ذریعہ بنائے نہ صرف نماز ادا کرے، بلکہ دوسروں کی خیر وعافیت بھی معلوم کرے۔

صوفیائے کرام مسجد میں لوگوں کی تعلیم وتربیت بھی کرتے رہے ہیں ان کے دینی ودنیاوی مسائل کا حل پیش کرتے اور وعظ وتبلیغ کیا کرتے رہے ہیں۔ صوفیاء نقشبند کی تعمیر کردہ کچھ مساجد کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے:

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- خواجہ نور محمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1920ء میں درگاہ حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ کے غربی سمت میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ دیوان خانے ، حجرے، چوبارے بھی تعمیر کروائے۔ حجرے مسجد سے ملحق تھے۔ ان کی تعمیر کا مقصد یہ تھا کہ دور سے آنے والے مریدین اور زائرین کو تکلیف نہ ہو اور ساتھ میں آپ نے یہ وصیت بھی لکھ دی کہ تاقیامت ان حجروں اور کوچباروں کو کوئی سجادہ نشین کرائے پر نہیں دے سکتا۔[14]
- مولانا مہر الدین جماعتی رحمۃ اللہ علیہ نے مساجد تعمیر کرائیں، جن میں مسجد غوثیہ قلعہ گجر سنگھ، مسجد شاہ ابو المعالی کے بعض کمرے اور مینار مسجد موضع جمال پور شامل ہیں۔[15]
- حاجی فضل احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد نور بیرون موری گیٹ، لاہور میں خطبہ جمعہ دینے لگے۔ یہ سلسلہ بلا معاوضہ 37 سال تک جاری رہا اور اس وقت ختم ہوا، جب آپ نے اپنی رہائش گاہ پر اپنے پیر و مرشد کے نام سے مسجدِ عمر تعمیر کروائی۔ آپ کی اقتدا میں نمازِ جمعہ ادا کرنے اور مواعظِ حسنہ سے مستفید ہونے کے لیے دور دور سے لوگ آتے تھے۔[16]
- حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور کی مشہور ترین نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور، جامع مسجد فردوس شاد باغ لاہور میں عرصہ دراز سے اپنے شیریں خطابت سے لوگوں کی اصلاح فرماتے رہے۔ ساتھ ہی شب و روز مختلف مقامات ہر دروسِ قرآن وحدیث کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اس کے علاوہ آپ نے بہت سی مساجد تعمیر کیں جن میں جامع مسجد نگینہ، جامع مسجد محمد ابو بکر صدیق، جامع مسجد فاروق اعظم، جامع مسجد حسن، اور دیگر بہت سی مساجد جامع مسجد فیضان نگینہ وغیرہ شامل ہیں، جو کہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے ساتھ ملحق ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ساری زندگی مساجد کی آباد کاری کے لیے کوشاں رہے اور لوگوں کی اس جانب توجہ دلاتے رہے۔[17]

کچھ علماء وصوفیاء ایسے ہیں جنھوں نے مسجد تعمیر تو نہیں کی لیکن مسجد کی آباد کاری، امامت وخطابت کے فرائض سر انجام دینے کی صورت میں اپنی خدمات سر انجام دیں۔

پیر عبد الغفار نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ دینیہ سے فارغ ہونے کے بعد مسجد حنفیہ تکیہ سادھواں میں امامت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ آپ کے سامعین میں بڑے اہلِ علم بھی شامل ہوتے تھے اور آپ کے مواعظِ حسنہ سے مستفید ہوتے تھے۔[18]

ابو الرضا سید حاکم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالمِ ربانی تھے، قرآنی علوم کے ماہر تھے۔ خطبہ جمعہ المبارک یا دیگر خطبات میں قرآنِ مجید کے اسرار و رموز اس انداز میں بیان کرتے کہ حاضرین آپ کی قرآن فہمی کی داد دیے بنا نہ رہتے۔ ایک آیت کی چودہ چودہ تفسیریں بیان کیا کرتے تھے۔[19]

سید دیدار علی شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1917ء میں مولانا ارشاد حسین کے حکم پر شاہی مسجد، آگرہ کے خطیب مقرر ہوئے، وہاں 1922ء تک خدمات انجام دیں۔ 1923ء میں دوسری بار لاہور تشریف لائے، تو مسجد وزیر خان کی خطابت آپ کے سپرد ہوئی۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ دار الافتاء قائم کیا، جس سے بے شما خلقت نے استفادہ کیا۔[20]

1917ء میں مولانا ارشاد حسین کے حکم پر شاہی مسجد، آگرہ کے خطیب مقرر ہوئے، وہاں 1922ء تک خدمات انجام دیں۔ 1923ء میں دوسری بار لاہور تشریف لائے، تو مسجد وزیر خان کی خطابت آپ کے سپرد ہوئی۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ دار الافتاء قائم کیا، جس سے بے شما خلقت نے استفادہ کیا۔ انجمن اسلامیہ، لاہور نے مولانا معوان حسین مجددی کو 1926ء شاہی مسجد کا خطیب مقرر کر دیا۔[21]

آپ بے مثال مقرر تھے، اور خانوادہ امام احمد رضا خان بریلوی کی ٹیم کے رکن تھے۔ آپ نے بادشاہی مسجد کی خطابت کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ مجددیہ کی روحانی تربیت کا آغاز کیا۔ آپ کے زیر نگاہ مراقبے اور اذکار کی مجالس قائم ہونے لگیں۔ اس طرح بادشاہی مسجد علم اور روحانیت کا مرکز بن گئی۔۔ پنجاب کے علاوہ وسطی ہندوستان سے اور کابل و قندھار کے سالکان طریقت بھی تربیت پانے لگے۔[22]

حکیم مولانا غلام محمد ترنم ایک جادو بیاں خطیب اور شعلہ نوا مقرر تھے۔ چند ہی سالوں میں آپ لاثانی خطیب بن کر عوام کے سامنے آئے اور مقبولیت کا یہ درجہ پایا کہ امرتسر کے کسی بھی علاقے میں جا کر جہاں بھی خطبہ دینا شروع کرتے، لوگ وہاں ہی جوق در جوق پہنچنے لگتے۔ شہر امرتسر کی کئی تنگ

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.4 2025

اور غیر آباد مساجد آپ کے ورود سے بڑی بڑی شاندار مساجد میں تبدیل ہو گئیں، جامع مسجد شریف پورہ، رانی بازار اور جامع مسجد کوچہ قاصداں امرتسر کو آپ کے ہی وعظ واثر کے نتیجہ میں رونق ملی۔[23]

تقسیم برصغیر کے بعد حضرت مولانا ترنم نے لاہور میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ آپ نے تبلیغی پروگرام کے تحت مسجد حضرت داتا گنج بخش میں وعظ و خطابت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جبکہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے لکھا ہے کہ مولانا غلام محمد ترنم، امرتسر سے لاہور آئے تو مائی لاڈو کی مسجد میں آغاز خطابت کیا۔[24]

پھر مسجد حنفیہ موری دروازہ میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ کچھ دنوں کے بعد مولانا کے عقیدت مندوں نے مسجد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں خطابت کی دعوت دی جو مولانا موصوف نے بصد خوشی قبول فرمالی۔ شروع میں یہ مسجد چھوٹی تھی۔ سردار عبدالرب نشتر کے علاوہ صاحب ثروت لوگوں نے لاکھوں روپے مسجد کی توسیع کے لیے دیے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ مسجد لاہور کی بہترین مساجد میں شمار ہونے لگی۔[25]

صوفی محمد اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی محمد حسین نعیمی کے حکم سے آپ نے جامع مسجد حنفیہ غوثیہ آرائے بازار سے خطابت کا آغاز کیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد جامع مسجد مزنگ بازار میں بھی خطابت فرمائی۔ 1958ء میں جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور میں تشریف لائے اور تادمِ مرگ یہاں امام و خطیب رہے۔ چھبیس سال تک روزانہ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن دیتے تھے۔ آپ کی خدمات نے جو اثر چھوڑے وہ کرامت سے کم نہیں ہیں۔ آپ نے ہزاروں طالبان علم ویقین کی ایمانی و عملی اصلاح فرمائی۔ جہالت، بدعقیدگی لادینیت اور بے راہ روی کی پستی میں گرے بے شمار لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی۔ خوشنما پردوں میں چھپے دینی راہزنوں کی نشاندہی کی۔ اعتقادی و عملی خرابیوں اور ان کے اثرات سے بچاؤ آپ کی تعلیمات کے خاص موضوعات تھے۔[26]

اصلاحِ معاشرہ کے حوالے سے اولیائے نقشبند لاہور کی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ انہوں نے لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی اصلاح میں اہم کردار ادا کیا۔ لوگوں کے کردار کی تعمیر اور تزکیہ نفس کیا۔ اصلاحِ معاشرہ میں مسجد کا بڑا اہم کردار ہے۔ سو، بہت بڑی تعداد میں مساجد قائم کیں اور منبر و محراب کے ذریعہ سے لوگوں کی اصلاح و تہذیب کا فریضہ سرانجام دیا۔

خلاصہ بحث

نقشبندی اسلوبِ تربیت میں مسجد کو محض عبادت کی جگہ نہیں بلکہ ایک جامع تربیتی مرکز کی حیثیت حاصل ہے جہاں فرد کی روحانی، اخلاقی اور سماجی تعمیر بیک وقت انجام پاتی ہے۔ اس نظامِ تربیت کی بنیاد ذکرِ خفی، پابندیِ شریعت اور صحبتِ صالح پر ہے، جن کے عملی مظاہر مسجد کے ماحول میں نمایاں ہوتے ہیں۔ مسجد انسان کو نظم وضبط، طہارت، اجتماعیت، انکساری اور احساسِ ذمہ داری کی عملی تربیت فراہم کرتی ہے، جس کے نتیجے میں اس کی شخصیت میں توازن، اعتدال اور اخلاقی پختگی پیدا ہوتی ہے۔ نقشبندی مشائخ نے مسجد کو اصلاحِ نفس اور تزکیۂ قلب کا مرکز بنا کر فرد کو معاشرے کا مفید اور باکردار رکن بنانے کی کوشش کی، یوں مسجد ایک ایسی عملی درسگاہ بن جاتی ہے جہاں عبادت کے ساتھ ساتھ کردار سازی، سماجی ہم آہنگی اور روحانی بیداری کی ہمہ جہت تربیت انجام پاتی ہے۔

سفارشات

- مساجد کو صرف عبادت گاہ نہیں بلکہ تربیتی مراکز بنایا جائے۔ جہاں ذکر، اصلاحِ نفس اور اخلاقی تربیت کے حلقے ہوں۔
- تاکہ نوجوان نسل روحانی اور اخلاقی طور پر متوازن ہو۔
- مسجد کے امام اور مشائخ کو تربیتی رہنما بنایا جائے۔
- نوجوانوں کے لیے مسجد میں باقاعدہ تربیتی نشستیں منعقد کی جائیں۔
- مسجد کو سماجی اصلاح کا مرکز بنایا جائے۔ جہاں باہمی اختلافات کا حل، بھائی چارہ اور وحدت کو فروغ دیا جائے۔

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

حوالہ جات

1. توبہ9: 18
2. نور24: 36
3. ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی، مدارک التنزیل (بیروت: دار الکلم الطیب1998ء)،782
4. بقرۃ2: 114
5. مصنف ابن ابی شیبہ ،(الریاض: دار کنوز إشبیلیا للنشر والتوزیع 2015ء) کتاب الصلاۃ، فی زینۃ المساجد وماجاء فیہا، الرقم:3184
6. مسلم بن حجاج،(بیروت: دار احیاء التراث العربی) کتاب الزہد والرقائق، باب فضل بناء المساجد، الرقم:2983
7. ترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، السنن (دار الرسالۃ العالمیۃ2009ء) ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل بنیان المساجد، الرقم:319
8. ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبد اللہ، سنن ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات، باب من بنی للّٰہ مسجداً، الرقم:735
9. ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی المعجم الاوسط (قاھرۃ: دار الحرمین) باب المیم، من اسمہ محمد، الرقم:5059
10. بیهقي، احمد بن حسین، ابو بکر، شعب الایمان (الریاض: دار الرشد للنشر والتوزیع) باب الثانی والعشرین من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی الاختیار فی صدقۃ التطوّع الرقم:3449
11. امام مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، اب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ، الرقم:671
12. طبراني، المعجم الأوسط، الرقم:6383
13. جن72: 18
14. عالم فقری، علامہ گلزارِ صوفیاء،(دہلی: جسیم بک ڈپو1984ء)،424
15. پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، تذکرو علماء اہل سنت وجماعت لاہور،247
16. عبد الستار طاہر مسعود، لاہور کے اولیائے نقشبندی مجددی (لاہور: شبیر برادرز، 2011)،196
17. صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی، منیر مصر محبت (لاہور، 2021ء)،89
18. عالم فقری، گلزارِ صوفیاء، 391
19. محمد یسین قصور نقشبندی، چشمہ فیض شیر ربانی (لاہور: کرماں والا بک شاپ، 2011ء)، 391
20. عالم فقری، گلزارِ صوفیاء،394
21. پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، مجالس علماء (مطبوعہ لاہور 1325ھ /2007ء /)،227
22. ایضا:265
23. پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، تذکرو علماء اہل سنت وجماعت لاہور، 305
24. حکیم محمد حسین بدر، سات ستارے،(لاہور، مرکزی مجلس رضا:1977) 101
25. ایضا : 265
26. عبد الستار طاہر مسعود، لاہور کے اولیائے نقشبندی مجددی (لاہور: شبیر برادرز، 2011)،162